ہجرت 1390ھش / مئی 2011ء
جلد 52/ شمارہ 05 / 2011ء

اس شمارہ میں

مجلس شوریٰ پاکستان ۲۰۱۱ء کے لئے حضور انور کا پیغام | فیصلہ جات مجلس شوریٰ ۲۰۱۱ء | حضرت مسیح موعود کا وصال مبارک اور ظہور قدرت ثانیہ | اطاعت خلافت اور اس کی برکات | تعارف براھین احمدیہ حصہ پنجم

ماھنامہ

انصاراللہ

مقام ظہور قدرت ثانیہ (قادیان)

ایڈیٹر
محمد محمود طاھر

سالانہ-/200 قیمت فی پرچہ -/20

مقابلہ بین المجالس، اضلاع و علاقہ 2010ء

مجالس

علم انعامی کی حقدار دارالنور فیصل آباد

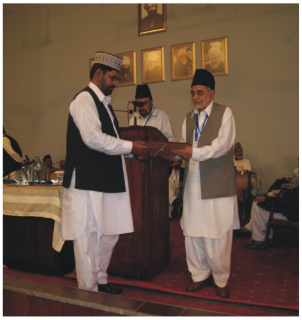

دوم ڈرگ کالونی کراچی

سوم ربوہ

اضلاع

اوّل کراچی

دوم لاہور

سوم فیصل آباد

علاقہ

اوّل فیصل آباد

دوم گوجرانوالہ

سوم سکھر

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

ہجرت 1390ھش مئی 2011ء
جلد ... 52
شمارہ ... 05
فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631
موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)
ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ
☆ محمود احمد اشرف
☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ:
فرحان احمد منکاء
مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
شرح چندہ ۔ پاکستان
سالانہ..................200 **روپے**
قیمت فی پرچہ........ 20 **روپے**

اس شمارہ میں

اداریہ 2
القرآن والحدیث 3
کلام الامام 4
عربی منظوم کلام 5
فارسی منظوم کلام 6
اردو منظوم کلام 7
مجلس شوریٰ پاکستان ۲۰۱۱ء کے لئے حضور انور کا پیغام 8-10
فیصلہ جات مجلس شوریٰ ۲۰۱۱ء 11-15
حضرت مسیح موعود کا وصال مبارک اور ظہور قدرت ثانیہ (محمد محمود طاہر) 16-18
اطاعت خلافت اور اس کی برکات (ندیم احمد فرخ) 19-23
تعارف براہین احمدیہ حصہ پنجم (ڈاکٹر سلطان احمد مبشر) 24-26
مسعود احمد خان دہلوی کی خودنوشت سفر حیات کی تقریب رونمائی 27-29
رپورٹ امتحانات روحانی خزائن جلد نمبر ۲۳ 30-32
اشاریہ ماہنامہ انصار اللہ ۲۰۱۰ء (مرتبہ بشیر احمد خالد) 33-36
اخبار مجالس 37-40

اداریہ

خلیفہ استاد اور افراد جماعت شاگرد ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے نتیجہ میں دین حق میں ایک بار پھر الٰہی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ شروع ہوا۔حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع خلافت کے قیام پر ہوا۔احباب جماعت نے سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود کے مشن کو جاری رکھنے کا عہد کیا۔

بیعت دراصل بک جانے کا نام ہے۔بیعت کرنے والا خود کو جس کی بیعت کرتا ہے اس کے ہاں بیچ ڈالتا ہے۔اب اس کا اپنا اختیار ختم ہوجاتا ہے اور وہ اپنے مرشد کے اشاروں پر چلتا ہے۔اطاعت خلافت میں ہی دراصل تمام برکات ہیں۔ جو کہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نے بیعت لینے سے پہلے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں بیان کیا کہ:

> ’’اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو بیعت بک جانے کا نام ہے ۔ایک دفعہ حضرت (مسیح موعودؑ) نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہوگیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہ کیا.........اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی‘‘ (اخبار بدر قادیان 6 جون 1908ء)

حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد ہے اس بات کا اگر ادراک حاصل ہوجائے تو پھر ہم کامیاب ہوجائیں گے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

> ضرورت ہے اس بات کی کہ جماعت متحد الخیال ہو کر خلیفہ کو اپنا ایسا استاد سمجھے کہ جو بھی سبق وہ دے اسے یاد کرنا اور اس کے لفظ لفظ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے......جب تک جماعت کے لوگ اس نکتہ کو نہ سمجھیں گے کہ ان کا تعلق مجھ سے شاگرد کا ہے اور وہ دنیا کے استاد ہیں اس وقت تک ترقی نہ کرسکیں گے اور اگر وہ اس نکتہ کو سمجھ لیں گے تو خدا کے فضل سے روز بروز ترقی کرتے جائیں گے۔‘‘

(خطابات شوریٰ جلد دوم صفحہ 19 و 22)

خلیفہ وقت کو اپنا حقیقی استاد سمجھتے ہوئے اس کے لفظ لفظ پر عمل کر کے ہم برکات خلافت سے متمتع ہوسکتے ہیں۔اس شاگردی کے نتیجہ میں ہم دنیا کے استاد ٹھہریں گے اور انہیں خلافت حقہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ کرنے کی بھی سعی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دامن خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

القرآن

ایمان اور خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝ (النور:۵۶)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆☆☆ ☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

خلافت علی منہاج النبوۃ

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد۴ صفحہ ۲۷۳، مشکوۃ باب الانذار و التحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ اس کو بھی اُٹھا لے گا اور اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

کلام الامام

قدرت ثانیہ کا دائمی وعدہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''......

''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد اور وجود ہوں گے دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۵، ۳۰۶)

عربی منظوم کلام

أَنْتَ الْمَلَاذُ وَأَنْتَ كَهْفُ نُفُوْسِنَا

يَا مَنْ أَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْآلَاءِ
نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَيْسَ حَوْلُ ثَنَاءِ

اے وہ ذات جس نے (اپنی) نعمتوں سے مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے

أُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَعُطُوْفَةٍ
يَا مَلْجَئِيْ يَا كَاشِفَ الْغَمَّاءِ

مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر،اے میری پناہ!اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے!

أَنْتَ الْمَلَاذُ وَأَنْتَ كَهْفُ نُفُوْسِنَا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْدَ فَنَاءِ

تو ہی جائے پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کی پناہ گاہ ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی

إِنَّا رَأَيْنَا فِي الظَّلَامِ مُصِيْبَةً
فَارْحَمْ وَأَنْزِلْنَا بِدَارِ ضِيَاءِ

ہم نے تاریکی کے زمانہ میں مصیبت دیکھی ہے۔ تو رحم فرما اور ہمیں نور کے گھر میں اتار دے

تَعْفُوْا عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ بِتَوْبَةٍ
تُنْجِيْ رِقَابَ النَّاسِ مِنْ أَعْبَاءِ

تو توبہ سے بڑے گناہوں کو (بھی) معاف فرما دیتا ہے تو (ہی) لوگوں کی گردنوں کو بھاری بوجھوں سے نجات دیتا ہے

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ: 203)

فارسی منظوم کلام

صادقاں را صدق پنہانی نمے ماند نہاں

آں نہ دانائے بود کز ناشکیبائی نفس
خویشتن را زود تر بر ضد و انکار آورد

وہ عقلمند نہیں جو ناشکیبائی نفس کے باعث فوراً حق کا انکار کر دیتا ہے

صبر باید طالب حق را کہ تخم اندر جہاں
ہر چہ پنہاں خاصیت دارد ہماں بار آورد

طالب حق کو صبر چاہیے کہ دنیا میں ہر بیج جو بھی مخفی خاصیت رکھتا ہے اسی کے مطابق پھل لاتا ہے

اند کے نور فراست باید اینجا مرد را
تا صداقت خویشتن را خود با ظہار آورد

انسان کو کچھ نور فراست بھی چاہیے تاکہ صداقت اپنے تئیں خود ظاہر کر دے

صادقاں را صدق پنہانی نمے ماند نہاں
نور پنہاں بر جبین مرد انوار آورد

صادقوں کا اندرونی صدق چھپا ہوا نہیں رہ سکتا مخفی نور انسان کی پیشانی پر چمک پیدا کر دیتا ہے

ہر کہ از دست کسے خورداست کاسات وصال
ہر زماں رویش سرور واصل یار آورد

وہ شخص جس نے کسی کے ہاتھ سے شراب وصل کے پیالے پیئے ہوں اس کا منہ ہر وقت اس یار کے وصل کا سرور ظاہر کرتا رہتا ہے

﴿درثمین فارسی مترجم صفحہ:159﴾

اردو منظوم کلام

درس توحید

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بُتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو! بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

﴿ درثمین اردو ﴾

مجلس شوریٰ پاکستان 2011ء کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

ایک پیار کرنے والے ماں باپ کی طرح افراد جماعت کے ہمدرد بن جائیں

آج اگر قربانیوں کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ نے چنا ہے تو انعامات کے بھی تم ہی مورد بننے والے ہو

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ سال 2011ء انشاءاللہ تعالیٰ 25 مارچ سے شروع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اسے بابرکت فرمائے۔ تجاویز پر رائے دینے والوں اور مشورہ دینے والوں کے ذہنوں کو اللہ تعالیٰ جلا بخشے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آرا پیش کرنے والے ہوں۔ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر بھی بہت زور دیں۔

پاکستان کی جماعتیں ملکی اور جماعتی حالات کی وجہ سے جن پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کر رہی ہیں وہ ہر وقت مجھے متفکر رکھتی ہیں۔ یہ حالات جن میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں ہر وقت فکر میں ڈالے رکھتے ہیں اور 28 مئی 2010ء کے واقعہ کے بعد جس میں جماعت نے ایک بہت بڑی اجتماعی قربانی اور وفا کی تاریخ رقم کی اس نے تو ان فکروں کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ **ہر جمعہ کا دن جب تک آپ کی طرف سے خیر کی خبر نہ آ جائے بے چین گزرتا ہے۔ اس بے چینی کو دور کرنے کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ دعا اور صدقات سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں۔** جس کے لئے میں کوشش کرتا ہوں اور اللہ سے بھیک مانگتا ہوں کہ اگر میری دعاؤں میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو صرف نظر فرما اور میرے پیاروں کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اس عافیت کے حصار میں لے لے جس تک کوئی دشمن نہ پہنچ سکے۔ دشمن کا ہر مکر ان پر الٹا دے اور یہی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ بحیثیت ممبر شوریٰ اور عہدیدار آپ کا فرض دوسروں سے بڑھ کر ہے کہ دعاؤں پر زور دیں کہ ہماری کامیابی کا مدار دعاؤں پر ہے۔ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اسی سے مانگیں۔ ایک پیار کرنے والے ماں باپ کی طرح

افراد جماعت کے ہمدرد بن جائیں۔ ان میں یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہو جائے کہ عہدیدار ہمارے ہمدرد، ہماری بھلائی چاہنے والے اور ہم سے پیار کرنے والے ہیں۔ افراد جماعت میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ جماعت ایک بنیان مرصوص ہے جس کو بڑے سے بڑا طاقتور دشمن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور عہدیداران اور ممبران شوریٰ اس کا اہم حصہ ہیں۔ آپ کے عبادتوں کے نمونے بھی دوسروں سے بڑھ کر ہوں اور آپ کے اخلاق کے نمونے بھی دوسروں سے بڑھ کر ہوں۔ ہر معاملے میں آپ کا کردار ایک امتیازی نشان کا نمونہ دکھانے والا ہو۔ اجتماعی شہادتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جس طرح اخلاص و وفا اور ثبات قدمی کا نمونہ دکھایا ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ (بیوت الذکر) اور جماعتی مراکز کی حفاظت کا جس طرح انتظام سنبھالا ہے اس پر بے اختیار اپنے پیار کرنے والے خدا کی تسبیح اور تحمید کے جذبات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان عملی نمونوں میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔ تقویٰ میں بڑھتے چلے جائیں۔ عبادتوں میں طاق ہوتے چلے جائیں۔ یہی وہ عمل ہے جو ہم میں اور دوسروں میں امتیاز پیدا کرتا ہے اور یہی تبدیلی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے غلبہ کی ضمانت ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں اب پھر آپ کو یاددہانی کرواتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے اس حسن ظن کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں"۔

یہ حالات جو آجکل پاکستان میں گزر رہے ہیں۔ انہوں نے عموماً اخلاص و وفا اور عبادتوں کے معیار کو بہت اونچا کیا ہے۔ باہر کے ملکوں سے پاکستان جانے والے آ کر مجھے بتاتے ہیں کہ گزشتہ سال جو (بیوت الذکر) کی حاضری تھی اس میں اس سال نمایاں اضافہ نظر آیا ہے۔ اخلاص اور جذبے میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ میری بھی جب متاثرین یا شہداء کے خاندانوں سے بات ہوتی ہے تو ایک عزم، ایک استقلال، ایک جذبہ ان کی آوازوں میں سنتا ہوں۔ عورتیں، بچے، نوجوان اور بوڑھے جب مجھے اپنے اخلاص و وفا کے اظہار کے ساتھ تسلی دلاتے ہیں تو اس وقت میں بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پاتا ہوں۔ اسی طرح افراد جماعت کے جو خطوط مجھے ملتے ہیں ان میں بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ تب حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کا صحیح ادراک حاصل ہوتا ہے کہ **"اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے"**۔ اللہ کرے یہ جوش ایمان ہمیشہ بڑھتا چلا جائے۔ مخالفین اور معاندین جماعت اسی کوشش میں ہیں کہ احمدیوں کے اس جوش ایمان کو مستقل

ایک خوف وہراس کا ماحول پیدا کر کے ختم کردیں۔لیکن نہیں جانتے کہ ان کے حملے اور حربے سب رائیگاں جائیں گے۔

آج دنیائے احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسعت اختیار کر چکی ہے اور ایک جسم کی مانند ہے۔ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف بن جاتی ہے۔یہ ایک ایسا انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود نے پیدا کیا۔جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتی۔

میں ان جذبات کو پڑھ کر حیران ہوتا ہوں کہ کس طرح دور دراز کے رہنے والے احمدی جو مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔آپ کی تکلیف پر بے چین ہوتے ہیں۔بعض خطوط تو آنکھوں کو نم کر جاتے ہیں۔

پس اے مسیح پاک کے پیارو! یہ نہ سمجھو کہ تم اکیلے ہو بلکہ ایک دنیا کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔آج اگر قربانیوں کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ نے چنا ہے تو انعامات کے بھی تم ہی مورد بننے والے ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا ہے اور اسی نے مسیح پاک سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں“۔پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے پیاروں میں شامل رہنے کی کوشش کرتے رہیں **اور یہ پیغام پاکستان کے ہر احمدی تک پہنچا دیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے**۔اصل انعامات تو اخروی زندگی کے انعامات ہیں۔اگر ہم تقویٰ پر چلتے رہے اور مستقل مزاجی سے اپنے عہد وفا کو نبھاتے رہے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر پیار کی نظر رکھے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہے۔ہر آن ہمارے ساتھ ہو۔ہمیں عہد وفا نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔دشمنوں کے شر ان پر الٹائے۔گو دشمن کے منصوبے بڑے خطرناک ہیں۔لیکن اللہ خیر الماکرین ہے۔پس دوبارہ میں یاددہانی کرواتا ہوں کہ ان دنوں میں بھی اپنی زبانوں کو دعاؤں سے تر رکھیں اور بعد میں دعاؤں اور صدقات کی طرف توجہ رکھیں۔اللہ آپ کو توفیق دے۔اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی طرف سے میری آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے۔یہ دوریاں یہ فاصلے جلد دور فرمائے۔ہماری رونقیں ہمارے جلسے جلد دوبارہ پہلے کی طرح منعقد ہوں۔آمین

والسلام

خاکسار

and
gs\F@RH@N\Deskto|
hazrat shb.jpg not
found

خلیفۃ المسیح الخامس

فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء

قیام نماز کے بارہ میں لائحہ عمل

”ہر تنظیم کے ہر سطح پر عہدیداران اس طرف توجہ دیں تو ایک واضح تبدیلی فوری نظر آسکتی ہے“ (ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

﴿مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

مجلس شوریٰ پاکستان 2011ء میں تجویز از لجنہ اماء اللہ ربوہ بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان مندرجہ ذیل تھی:۔

نوجوان نسل میں بالعموم، خصوصاً نوجوان لڑکوں میں نمازوں کی ادائیگی میں سستی نظر آرہی ہے۔ اس کمزوری کے سدِ باب کے لئے مؤثر ترجیحی پروگرام بنایا جائے۔

اس تجویز کی بابت مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی : قیام نماز کے بارہ اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء اور 2007ء میں تجاویز پیش ہو چکی ہیں:۔

1۔ دس سال میں چوتھی مرتبہ نماز کے حوالے سے تجویز آرہی ہے۔ نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ:133) **ترجمہ** : اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔ پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2۔ قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہئے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔ والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔ حضرت اسماعیلؑ کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلوٰةِ ...... اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

3۔ ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کو نماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماء اللہ خواتین کو نماز کا عادی بنائے۔

4۔اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اور اپنے حزب میں تمام بچوں کو توجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔

5۔اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائیں جائیں۔اور پوزیشن لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انعامات تقسیم کئے جائیں۔

6۔جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں۔

7۔درسوں تقاریر اور خطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حسن سے آگاہ کیا جائے اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔نماز کے فوائد اور اہمیت کو بار بار بیان کر کے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ”خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سُرور ہے اور یہ لذت اور سُرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے“۔(ملفوظات جلد 3 صفحہ 26)

پس ہم نے صرف قیام نماز نہیں بلکہ لذت اور حظ والی نماز قائم کرنی ہے۔

8۔ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اور تقاریر نشر ہوں۔

9۔قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو مہیا کئے جائیں۔مسلسل یاددہانی کے لئے کیلنڈر اور چارٹ وغیرہ بھی شائع کئے جائیں۔یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

10۔وعظ ونصیحت،تقاریر اور مضامین میں نماز میں لذت اور سُرور حاصل کرنے کے طریق بیان کئے جائیں۔اسی طرح گھروں میں والدین بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔

11۔نماز سادہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اور ہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کو نماز سادہ اور پھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔نظارت اصلاح وارشاد نماز باترجمہ شائع کروا کے احباب جماعت کو مہیا کرے۔

12۔کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تیار کردہ سی ڈی سات دنوں میں نماز سیکھیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے بچوں کو مہیا کی جائیں تاکہ بچے دلچسپی کے ساتھ نماز سیکھیں۔صدر انجمن کی ویب سائیٹ www.saapk.org پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا عمدہ پروگرام موجود ہے۔اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

13۔نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال وجواب کی مجالس ہوں۔جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کو

آگاہی ہو۔

14۔حضرت مصلح موعود کی کتاب (دینی) نماز کو عام کیا جائے۔اس میں حضور نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اور اس کا طریق بیان کیا ہے۔

15۔بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دہ اور پرسکون ہونا چاہئے۔اس لئے حسب حالات بیوت میں انتظامات کئے جائیں۔خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ ...... کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہئے۔اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہیے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔

16۔نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لئے بھی خصوصی کوشش کی جائے اور کوئی ایسا احمدی نہ رہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی میں سست ہو۔

17۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے کی ہے اس کے مطابق **ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو**۔جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

18۔اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز میں سست افراد کو چست بنانے کے لئے مساعی کرے اور ان کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا بیعت میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔دیکھنا یہ ہے جو لوگ بیعت نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔اِن کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے......ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے......نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

19۔نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کے لئے سنٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: (بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا

موجب ہوں۔کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔ اِن ڈورکھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

نوجوانوں کی دلچسپی کیلئے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو حسبِ حالات اِنڈ ور گیمز کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

20۔قیام نماز کے لئے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور بیت الذکر کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔جہاں یہ انتظام نہ وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

21۔ہر ششماہی میں ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں نماز میں سست افراد سے بطور خاص رابطہ کر کے انہیں نماز پر لایا جائے۔

22۔ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

23۔نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔نظارت اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

24۔رواں سال مطالعہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روحانی خزائن جلد نمبر 21 (براہین احمدیہ حصہ پنجم) کی منظوری عنایت فرمائی ہے اس میں حضرت مسیح موعود نے نماز کی اہمیت، حفاظت اور نماز میں خشوع وخضوع اور سوز وگداز کے بارہ میں تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔نیز بہت خوبصورت مضامین اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔احباب کثرت کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔اور اس کے امتحان میں بھی شامل ہوں۔

25۔مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذت کا ذکر ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ. رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم :41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنیوالا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اے خدائے تعالیٰ قادر وذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو

نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میں میسر آوے۔ (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ 37)

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ دعا سکھلائی کہ:

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 616)

26۔ چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ...... (العنکبوت:46)

اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔ (طٰہٰ:15)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ (طٰہٰ:133)

وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ (المومنون:3)

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ (المومنون:10)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔ (البقرہ:239)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔ (المعارج:24)

حدیث: قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

> ''اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔''
> (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ''اللہ تعالیٰ اِن تجاویز پر عمل کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرمائے، ہر تنظیم کے ہر سطح پر عہدیداران اس طرف توجہ دیں تو ایک واضح تبدیلی فوری نظر آ سکتی ہے''۔

حضرت مسیح موعودؑ کا وصال مبارک

اور ظہور قدرت ثانیہ

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر انصاراللہ)

مئی کا مہینہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مہینہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ جو کہ خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت تھے آپ کا وصال اور پھر الٰہی نوشتوں کے مطابق قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ 26/مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعودؑ کا لاہور میں وصال ہوا اور اگلے روز 27/مئی 1908ء کو قادیان میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت سیدنا حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب کے ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی اور یوں آپ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر ٹھہرے۔

حضرت مسیح موعود کا آخری سفر اور لاہور آمد : اپریل 1908ء میں حضرت مسیح موعودؑ مع اہل وعیال لاہور تشریف لائے۔ تبدیلی آب وہوا اور حضرت سیدہ اماں جان کی ناسازی طبع کی وجہ سے کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے علاج کی خاطر آپ نے یہ سفر اختیار فرمایا۔ بعض آسمانی خبروں کی بنا پر آپ کو احساس ہوگیا تھا کہ اس سفر میں حضور کا سفر آخرت بھی درپیش آنے والا ہے۔ اس لئے آپ اس سفر کے بارہ میں متامل بھی تھے۔ 27/اپریل 1908ء کو آپ قادیان سے روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ کل گیارہ افراد اور تھے۔ 9 بٹالہ میں ریزرو گاڑی نہ ملنے کی وجہ سے بٹالہ قیام پذیر رہے۔ 29/اپریل 1908ء کو بٹالہ سے گاڑی پر لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ شروع میں آپ محترم خواجہ کمال الدین صاحب کے گھر اور پھر محترم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان واقع احمدیہ بلڈنگس (برانڈرتھ روڈ) میں فروکش ہوگئے۔

لاہور میں آپ کی مصروفیات : گو بظاہر آپ لاہور میں تبدیلی آب وہوا کے لئے آئے لیکن آپ نے لاہور میں انتہائی بھرپور وقت گزارا اور پیغام حق میں مصروف ہوگئے۔ نماز باجماعت، مجالس عرفان، احباب جماعت سے ملاقات، غیر از جماعت رؤساء و سیاسی لیڈران سے ملاقات کرتے رہے۔ بہت سی سعید روحوں نے حق آشکار ہونے پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ 6/مئی کو شہزادہ سلطان ابراہیم اور مسٹر محمد علی جعفری وائس پرنسپل اسلامیہ کالج ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ 12/مئی کو انگلستان کے ایک ماہر ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ ریگ ملاقات کے لئے آئے اور 18/مئی کو وہ دوبارہ حاضر ہوئے۔ یہ پروفیسر صاحب بعد میں احمدی ہوگئے تھے۔ 15/مئی کو معروف سیاسی راہنما مسٹر فضل حسین صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ 17/مئی کو حضور علیہ السلام نے رؤسائے لاہور اور عمائدین کو کھانے پر مدعو کیا۔ اور آپ نے کھانے

سے پہلے ایک پرزوراور موثر تقریر فرمائی اور روسائے لاہور پر اتمام حجت کر دی۔25 مئی کو آپ نے آخری تقریر فرمائی جس میں غیر معمولی جوش اور رعب پایا جاتا تھا۔ قیام لاہور کے دوران وفات سے پہلے صرف تقاریر ہی نہیں فرمائیں بلکہ انہیں دنوں ایک عظیم الشان رسالہ ''پیغام صلح'' بھی تصنیف فرمایا یہ حضور علیہ السلام کی آخری تصنیف تھی حضور کے لکھے ہوئے مسودہ کو کاتب بھی ساتھ ساتھ لکھتا جاتا تھا چنانچہ وفات سے قبل اس کی تکمیل ہوگئی اس میں آپ نے ہندوؤں کی دو بڑی اقوام سے مسلمانوں اور ہندوؤں کو صلح و آشتی کا پیغام دیا۔

وصال مبارک: 9 مئی 1908ء کو آپ کو الہام ہوا اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ یعنی کوچ کا وقت آ گیا۔ ایک ہفتہ بعد 17 مئی کو فارسی میں الہام ہوا کہ ''مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار'' اس میں وفات کی واضح خبر تھی۔

20 مئی 1908ء کو جو الہام ہوا اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں تھی۔ اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ۔ یعنی کوچ کا وقت آ گیا ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔25 مئی کو پیغام صلح کی تصنیف مکمل فرمائی اسی روز عصر کے بعد آپ نے حسب معمول گھوڑا گاڑی پر سیر فرمائی اور واپس آ کر مغرب وعشاء کی نمازیں ادا فرمائیں۔

اسی رات طبیعت کمزور ہوگئی۔ علاج معالجہ کی کوشش ہوئی لیکن کمزوری بڑھتی گئی۔ آپ نے 26 مئی کی صبح فجر کی نماز کا وقت پوچھا جب بتایا گیا ہوگیا ہے تو آپ نے بستر پر ہی لیٹے لیٹے نماز شروع کر دی۔ نیم بیہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب ہوش آتا اللہ میرے پیارے اللہ کے الفاظ سنائی دیتے۔ صبح 9 بجے کے قریب حالت تشویشناک ہوگئی اور تقریباً ساڑھے دس بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق و مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئی۔ تار کے ذریعہ احباب جماعت کو وفات کی اطلاع دے دی گئی۔ اگلے روز اخبارات کے ذریعہ سے بھی خبر لوگوں تک پہنچ گئی۔

آپ کی وفات پر حضور کے اہل خانہ نے بے مثال صبر کا مظاہرہ کیا۔ سیدنا محمود نے نہ صرف بے مثل نمونہ صبر دکھایا بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد بھی کیا:

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمن کی پرواہ نہیں کروں گا''۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 جدید ایڈیشن صفحہ 542)

قادیان روانگی: حضور علیہ السلام کی نعش مبارک کو قادیان لے جانے کے لئے لاہور اسٹیشن سے بٹالہ تک کے لئے ریزرو گاڑی کا انتظام کیا گیا۔ اڑھائی بجے تک غسل وکفن سے فراغت ہوئی۔ لاہور میں ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا۔ احمدیہ بلڈنگس سے چارپائی پر جنازہ رکھ کر اسٹیشن لے جایا گیا شام پونے چھ بجے کے قریب لاہور سے گاڑی بٹالہ کے لئے روانہ ہوئی۔ امرتسر سے بھی احباب جماعت جنازہ کے ساتھ ہو لئے تھے۔ رات دس بجے گاڑی بٹالہ پہنچی۔ نعش مبارک ریزرو

گاڑی میں ہی رہی اور دو بجے حضور کے جسد مبارک کو تابوت سے نکالا گیا اور چار پائی پر رکھا گیا۔ بٹالہ سے عشاق احمد نے آپ کے جسد اطہر کو کندھوں پر اٹھا کر قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور صبح آٹھ بجے قادیان پہنچے۔ قادیان میں آپ کی نعش مبارک کو رکھا گیا۔

> ''اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں ملی۔''
>
> (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

قدرت ثانیہ کا ظہور: حضور علیہ السلام کے جسد اطہر کے قادیان پہنچنے کے بعد سب سے اہم کام جو بزرگان سلسلہ نے کیا وہ خلافت سیدنا نورالدین پر اجماع تھا۔ سب کی نظریں حضرت حکیم نورالدین کی طرف اٹھیں۔ چنانچہ اکابرین سلسلہ آپ کے مکان پر حاضر ہوئے اور بیعت خلافت کی درخواست پیش کی۔ آپ نے کچھ تردد کے بعد فرمایا:

''میں دعا کے بعد جواب دوں گا'' چنانچہ آپ نے وضو کر کے نفل ادا کئے وفد صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نوافل کے بعد آپ وفد کے ہمراہ باغ میں تشریف لے آئے جہاں حضور کا جسد اطہر رکھا گیا تھا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سب دوستوں کے سامنے جو باغ میں موجود تھے حضرت مولانا نورالدین کی خدمت میں بطور نمائندہ ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کے فرمان بمطابق رسالہ الوصیت ہم سب احمدیان مطمئن ہیں کہ حضرت مولانا نورالدین جو ہم سب میں سے زیادہ عالم اور متقی ہیں کے ہاتھ پر بیعت کریں اور آپ کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ اس کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا کہ: اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کس طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں''۔ اس تقریر کے بعد سب احباب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم آپ کے احکام مانیں گے۔ چنانچہ باغ میں موجود تقریباً 1200 کے قریب احباب نے آپ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جنازہ و تدفین: بیعت خلافت کے بعد کچھ وقفہ کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نے باغ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز عصر کے بعد احباب جماعت نے حضور علیہ السلام کا آخری دیدار کیا۔ شام چھ بجے قریب بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود کے جسد اطہر کو مقدس خاک کے سپرد کر دیا گیا۔

اطاعت خلافت

اور اس کی برکات

﴿مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم ضلع خانیوال﴾

سورۃ النور آیت 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے'' یہ آیت سورۃ النور کی آیت استخلاف کے بعد آئی ہے آیت استخلاف وہ آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مومنین سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔سورۃ النور کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:''جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اسی طرح اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اشاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریمؐ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔پس وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول ﷺ کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں، زکوٰتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ (تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 367)

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اطاعت کی اہمیت کو بیان بھی کیا اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فیوض اور برکات کا ذکر بھی کیا۔اس میں سے چند آیات درج ذیل ہیں:۔

''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے'' (آل عمران:133)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (النور:53)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو یہ بات بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔'' (النسا:60)

پس اگر ہم خدا تعالیٰ کے ان احکامات کے مطابق اطاعت کرنے والے ہوں گے تو بلاشبہ ہم ان لوگوں میں شامل

ہوں گے جن پر رحم کیا جائے گا اور جو کامیاب ہونے والے ہوں گے نیز ہم ان سب برکات و فیوض کا وارث ہوں گے جو خدا تعالیٰ کسی قوم کو عطا فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ خلفاء کی اطاعت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی پیروی فرض ہے اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑے رکھو۔ (سنن ابو داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

پھر ایک روایت میں ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

اگر تم دیکھو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ اس جرم میں تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے'' (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر: 22333)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا :۔جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا'' (مسلم کتاب الامارۃ حدیث نمبر: 3441)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ خلفاء کے مقام و منصب اور ان کے وجودوں کی برکات کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو.....خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن جلد6 صفحہ :462)

قرآن و حدیث اور حضرت اقدس کی تعلیمات میں یہ بات روشن ہوتی ہے کہ خلافت کے ذریعہ انبیاء کے وجودوں کے روحانی فیوض کو جاری رکھا جاتا ہے اور اس لئے ان خلفاء کی اطاعت پر بہت زور دیا گیا۔ اگر اطاعت ہوگی تو خلفاء کی اطاعت کرنے والوں کو بھی ان برکات و فیوض سے حصہ ملے گا جو نبی کی اطاعت سے ملتا ہے۔

''ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اُس کی تعریف کی ہے اور تمام انبیاء کی صفاتِ کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے''۔
(نزول المسیح صفحہ ۴۸)

برکات اطاعت خلافت

ان برکات کا جو خلافت کی اطاعت سے ملتی ہے مکمل ذکر کرنا تو ناممکن ہے لیکن کچھ برکات کا ذکر کرتا ہوں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں فرمایا ہے۔

> ''آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور اُمتی بھی۔''
> (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

تمکنت دین: پہلی برکت تو اطاعت خلافت کی تمکنت دین ہے یعنی اس نظام کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی عطا ہوتی ہے اور اس عظیم برکت کا نزول ہم نے قرون اولیٰ میں دیکھا اور آخرین میں بھی وہ مرتدین جو نبی کریمؐ کی وفات کے بعد دین کو مٹانے کا سوچ رہے تھے۔لیکن خدا نے (دین) دنیا میں پھیلا دیا اور خلافت کی اطاعت کرنے والوں کو ایک یہ برکت بھی حاصل ہوئی کہ قرآن کریم جمع ہوا۔ بہت سے ممالک اور حکومتیں مملکت اسلامیہ کا حصہ بنیں اور اب (دین) کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں جب حضرت مسیح پاک وفات پا گئے تو مخالفین نے سمجھا کہ اب یہ آواز قادیان سے باہر نہیں جا سکتی مگر وہی آواز دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔کروڑوں سعید روحوں نے احمدیت قبول کی،بیسیوں ملکوں میں جماعت قائم ہوئی اور بیسیوں زبانوں میں قرآن مجید کے متراجم شائع ہوئے اور ہزاروں (بیوت الذکر) بنائی گئی۔کئی سوسکول مختلف ممالک میں بنائے گئے اور ہسپتال اور (دعوت الی اللہ) کا وسیع نظام ہمیں ملا اور وہ لوگ جو خدا اور اس کے رسول ﷺ سے دور تھے۔نمازیں پڑھنے والے بنے اور آقا پر درود پڑھنے والے ہوگئے۔MTA سے یہ آواز دنیا کے کناروں تک پھیل گئی اور پھیل رہی ہے کسی شاعر نے اس برکت کا یوں اظہار کیا ہے۔

تمکنت پہ دین کو دیگا پسندیدہ نظام
خوف کو یہ امن میں بدلے ، نہیں اس میں کلام

خوف کا امن میں بدلنا: خوف کی حالت کا امن میں بدلنا، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زخمی دلوں پر خدا تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ سے مرہم رکھا اور وہ خوف کی حالت جس میں باغی مکہ پر حملہ کرنے والے تھے خلافت کی برکت سے وہ خوف امن میں بدلا اور پھر حضرت اقدسؑ کی وفات پر بھی یہی خوف امن میں بدلا اور پھر اندرونی و بیرونی فتنے اٹھے مگر رفع ہو گئے خواہ وہ مستریوں کا فتنہ ہو یا مصریوں کا فتنہ ہو،خواہ پیغامیوں کا ہو۔1934ء میں احرار اٹھے، 1953ء کے پنجاب فسادات ہوں یا 1974ء کا ابتلاء یا 1984ء کا امتحان غرض ہر مشکل دور میں خدا تعالیٰ نے اس خلافت کی عظیم برکت کا ثبوت دیا اور خوف کو امن میں بدل دیا۔

وحدت قومی: ''خلافت کی اطاعت سے ایک اور بہت بڑی برکت وحدت قومی ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے''۔

''تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے''۔ (آل عمران)

اور یہ وحدت قومی خلافت کی وجہ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یوں فرمایا:۔

''تم کو بھی اللہ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو'' (بدر 4/جولائی 1912ء)

خلافت الفت کا ذریعہ: ''خلافت کی ایک اور بڑی برکت محبت و الفت کا پیدا ہونا ہے جس کا ذکر حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد اصحاب رسول سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا''۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے ذریعہ تمہیں خلافت اور تفرقہ سے نکالا اور تمہارے دلوں میں الفت قائم کی پھر اللہ نے تم پر ایک خلیفہ مقرر کیا تا کہ تمہارے درمیان الفت و محبت قائم رکھے اور تمہارے مقصود کو غلبہ عطا کرے''۔ (دائرہ المعارف القرآن الرابع عشرہ جلد 3 صفحہ 758 زیر لفظ خلف)

امام ڈھال ہے: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے''۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

فتوحات کا حصول: خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں فتوحات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ جیسا کہ......

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے اس آیت (النور: 57) سے خلافت راشدہ کا استدلال کرتے ہوئے خوب کہا کہ:۔ اس دین کو فتح کبھی کثرت لشکر سے نہیں ہوئی اور نہ ہی اس قلت لشکر کی وجہ سے کبھی شکست ہوئی ہے۔ بلکہ یہ تو اللہ کا دین ہے جسے اس نے خود غالب کیا ہے اور یہ اسی کا لشکر ہے جسے اس نے عزت و قوت دی اور یہ دین وہاں پہنچا جہاں پہنچنا تھا خدا کا یہ وعدہ تھا (کہ وہ خلافت کے ذریعہ سے دین کو غلبہ دے گا) پھر انہوں نے آیت استخلاف پڑھی۔ (نہج البلاغہ مطبوعہ مصر قسم سوم صفحہ: 383)

> جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔
>
> ﴿کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13﴾

دعاؤں کا خزانہ: خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں ایک اور بہت عظیم الشان برکت دعاؤں کا سمندر ہمیں میسر ہو جاتا ہے جو ہر دکھ کا مداوا کرتا ہے۔ ہماری مدد کرتا ہے جیسا کہ اس عظیم الشان برکت کا ذکر حضرت مصلح موعود نے یوں فرمایا ہے۔

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے''۔ (برکات خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ: 156)

نصرت الٰہی کا نزول: خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات میں سے ایک اور برکت نصرت الٰہی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

وہی خدا اس وقت ملائکہ کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو

سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔(الفضل 4 رستمبر 1937 صفحہ 8)

اطاعت کی اعلیٰ مثال اور اس کی برکت: اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات بہت ساری ہی اور اطاعت کی مثالیں بھی بہت ہیں مگر ایک اطاعت کی اعلیٰ مثال تحریر کرتا ہوں اور پھر اس اطاعت کے نتیجہ میں جو برکت ملی بلاشبہ وہ بھی عظیم تھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''سو میں نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔''
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

''اطاعت کی اعلیٰ مثال ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اس طرح ملتی ہے کہ جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولیدؓ سے لے کر حضرت ابوعبیدہ کے سپرد کر دی تھی تو حضرت ابوعبیدہ نے اس خیال سے کہ خالد بن ولید بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ان سے چارج نہ لیا تو جب حضرت خالد بن ولید کو یہ علم ہوا کے حضرت عمر کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپ حضرت ابوعبیدہ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت کا حکم ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کی تعمیل کریں مجھے ذرہ بھی پرواہ نہ ہوگی کہ میں آپ کے ماتحت رہ کر کام کرتا رہوں گا جیسے میں بطور کمانڈر ایک کام کر رہا ہوتا تھا تو یہ ہے اطاعت کا معیار کوئی سرپھرا کہہ سکتا ہے کہ حضرت عمر کا فیصلہ اس وقت غیر معروف تھا یہ بھی غلط خیال ہے ہمیں حالات کا نہیں پتہ کس وجہ سے حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا یہ آپ ہی بہتر جانتے ہیں بہر حال اس فیصلہ میں ایسی کوئی بات ظاہراً بالکل نہیں تھی جو شریعت کے خلاف ہو۔چنانچہ آپ دیکھیں کے حضرت عمر کے اس فیصلہ کی لاج بھی اللہ تعالیٰ نے رکھی اور یہ ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو سو دشمن کے فوجیوں کی تعداد ہوتی تھی''۔ (شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 163,164)

پس دیکھئے کہ خلافت کی اطاعت کرنے والوں کو کس طرح خدا نے فتح دی۔خلافت کی اطاعت کی برکات تو بہت ہیں ان سب کا ذکر مشکل ہے مگر لب لباب یہ کہ دین و دنیا کی برکات خدا نے خلافت کی اطاعت میں رکھی ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

> **''اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے عہدوں کو پورا کرتے رہو''۔(الفضل 23 نومبر 1965ء)**

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی خلافت کی عظمت و مقام سمجھنے اور اس کے کماحقہ ادب کا پاس کرنے اور کامل اخلاص و وفا سے اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کی جملہ برکات سے متمتع فرمائے۔آمین

تعارف براھین احمدیہ حصہ پنجم

روحانی خزائن جلد ۲۱

﴿مرسلہ: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ سے قبل (دین) کی حقانیت۔قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے اور نبوت محمدیہ کی صداقت کے اثبات میں پچاس حصوں پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا۔چنانچہ اس کے پہلے چار حصے 1880ء، 1882ء اور 1884ء میں شائع ہوئے۔اور مسلمانان ہند کے عوام وخواص نے دین حق کے دفاع میں اسے ایک بے نظیر تصنیف قرار دیا۔

ان چار حصوں کی اشاعت کے بعد اللہ تعالیٰ کی حکمت، مصلحت اور مشیت خاص سے اس کتاب کے بقیہ حصوں کی اشاعت لمبے عرصہ تک ملتوی رہی۔البتہ دین حق کی صداقت اور نبوت محمدیہ کی حقانیت پر حضور کی اسّی کے قریب تصانیف منظر عام پر آئیں۔آخر 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔تیئس (23) برس کے بعد اس طویل التواء کا باعث اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور مصلحتیں تھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”براہین احمدیہ کے ہر چار حصے کہ جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آجاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چار حصے کے دلائل مخفی اور مستور رہتے۔اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانے سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل ان حصوں میں درج ہیں ظاہر ہو جائیں۔

کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چار حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جابجا مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اُس میں درج ہیں اُن کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔پس اس لیے خدائے حکیم وعلیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آگئیں“۔(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 3) اس کے بعد حضور نے جو نظم تحریر فرمائی ہے اس کے تین شعر پیش کئے جاتے ہیں۔

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں — جس کی کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلہ بہار سے — چلنے لگی نسیم سحر عنایات یار سے
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا — میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

کتاب کی ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچے اور زندہ مذہب کی ما بہ الامتیاز خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔اور تحریر فرمایا ہے کہ سچے مذہب میں خدا تعالیٰ کی قولی اور فعلی تجلیات کا وجود ضروری ہے۔کیونکہ ان کے بغیر اللہ تعالیٰ کی

ذات کی معرفت کامل طور پر نہیں ہوتی۔ اور کامل معرفت کے بغیر گناہ سے نجات حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معجزہ کی اصل حقیقت اور ضرورت کے بیان میں علیحدہ باب رقم فرمایا ہے۔ (صفحہ 59) اور تحریر فرمایا ہے کہ سچے اور جھوٹے مذاہب کا مابہ الامتیاز زندہ معجزات ہی ہیں۔ اور باب دوم میں ان نشانات کی کسی قدر تفصیل بیان فرمائی ہے جو پچیس 25 برس قبل براہین احمدیہ میں مندرج پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے۔ اس سلسلے میں حضور نے اپنے سینکڑوں الہامات کی واقعاتی شواہد اور تائیداتِ الٰہیہ سے تشریح فرمائی ہے۔ یہ تمام واقعات (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے من جانب اللہ ہونے کا بھی ثبوت ہیں۔ اسی لیے حضور نے کتاب کے اس حصے کا نام نصرت الحق بھی تحریر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے باب دوم میں اسماء الانبیاء کی ذیل میں سورۃ الکہف کی ان آیات کی نادر اور لطیف تشریح بیان فرمائی ہے جو ذوالقرنین کے تعلق میں مذکور ہیں اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا ہے۔ (صفحہ 118 تا صفحہ 126)

> ''خدا تعالیٰ نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول ﷺ نے اسکو معراج کی رات مردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔ یہ کیسا ایمان ہے؟ کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کے کلام پر مقدم رکھتے ہو؟ یہ کیا دین ہے؟ اور ہمارے رسول ﷺ نے نہ صرف گواہی دی کہ میں نے مردہ روحوں میں عیسٰی کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بھی ثابت کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے.....''
>
> (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷)

بعد ازاں حضور نے ایک طویل نظم تحریر فرمائی ہے جسے پڑھ کر روح وجد کر اٹھتی ہے۔ اس عظیم الشان اور روح پرور نظم میں حضور نے اپنی ذات پر ہونے والے انعامات خداوندی کے ساتھ ساتھ اپنی صداقت کے دلائل اور آئندہ کی غیر معمولی ترقیات کی پیش خبریاں بھی بیان فرمائی ہیں۔ اس کے چند منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار   اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم   جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
ملت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بناء   آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزان دیار
سر سے میرے پاوں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں   اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے   اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم بعض معترضین کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ہے۔ جس میں محمد اکرام اللہ

شاہجہان پوری صاحب، مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی صاحب، مولوی سید محمد عبدالواحد صاحب مدرس و قاضی برہمن بڑیہ اور آخر میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے رسالہ الخطاب الملیح فی تحقیق المھدی و المسیح کا جواب حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ اور تفصیل کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم کی وفات کو قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت کیا ہے۔

خاتمہ

ضمیمہ کے بعد اس کے خاتمہ کی ابتداء ہے جو حضور علیہ السلام تحریر فرمانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کتاب کے آخر میں وہ متفرق یادداشتیں بھی درج ہیں جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اِس مضمون کے متعلق لکھی تھیں۔ اور آپ کے مسودات سے دستیاب ہوئیں۔ ان یادداشتوں کے مطالعہ سے اجمالی رنگ میں اس مضمون کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔

بالآخر دین حق اور قرآن شریف کی عظمت کو بیان فرماتے ہوئے یہ مہتم بالشان تحریر حضور کے قلم اعجاز رقم سے منصہ شہود پر منعکس ہوئی جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے:

’’میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں ہے کہ میں ایک شخص (۔) ہوں۔ بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں۔ اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر کار (دین حق) کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے‘‘۔ (صفحہ 427)

کتاب کا اختتام حضور کے اس وجد آفریں اور ایمان افروز عارفانہ کلام پر ہوتا ہے:

’’اے بندگان خدا! آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی ایک روحانی پانی کا محتاج تھا۔

میں اپنے دعویٰ کی نسبت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ اور طہارت کو چھوڑا بلکہ اُن یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا ہے‘‘۔ (صفحہ 428)

تمام انصار بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ خود بھی اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں اور گھر بھی تلقین کرتے رہیں اور حضرت مسیح موعود کی معرکۃ آراء کتاب اور بابرکت تحریرات سے فیضیاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مدیر اوّل انصار اللہ مسعود احمد خان صاحب دھلوی کی خودنوشت

”سفرِ حیات“ کی تقریب رونمائی

جماعت احمدیہ کے معروف صحافی، ادیب وسابق ایڈیٹر الفضل اور مدیر اوّل ماہنامہ انصاراللہ محترم مسعود احمد دہلوی صاحب نے 90 سے زائد سالوں پر پھیلی ہوئی اپنی زندگی کی مسافت کو اپنی خودنوشت ”**سفر حیات**“ میں بیان کیا ہے۔ اس خود نوشت سوانح حیات کی تعارفی تقریب مورخہ 10 مارچ 2011ء شام 5 بجے ہال انصاراللہ پاکستان کی بالائی منزل میں منعقد ہوئی۔ آغاز میں مکرم عرفان احمد خان صاحب جرمنی ابن مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے تقریب کا تعارف کرایا اور مہمانان کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ اس علمی و ادبی نشست کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت کے بعد 3 مضامین پڑھے گئے۔ جن میں سے (۱) مسعود دہلوی صاحب کی شخصیت اور خدمات از مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر انصاراللہ (۲) ”صاحب کتاب“ از مکرم فضیل عیاض احمد صاحب (۳) ”سفر حیات کا کامیاب مسافر“ از مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل۔ ان مقالات کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر ضلع فیصل آباد نے خودنوشت سفر حیات اور اس کے مصنف کے بارہ میں اظہار خیال کیا۔ محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب نے سٹیج پر آکر مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور پھر اپنی خودنوشت میں سے ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مصنف کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اختتامی دعا کروائی جس کے بعد جملہ شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ تقریب میں 50 سے زائد بزرگان اور علم دوست شخصیات نے شرکت کی۔ مکرم فضیل عیاض صاحب نے جو مقالہ اس موقع پر پڑھا وہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ ﴿ادارہ﴾

”صاحب کتاب“

حضرت داغؔ دہلوی نے کہا تھا کہ

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اہل دلی بجا طور پر اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت پر نازاں ہیں لیکن اب اردو کا اصل نازان عظیم الشان تحریرات سے وابستہ ہوگیا ہے جو ایک پنجابی کے قلم سے نکلیں اور اہل زبان کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال گئیں اور اہل نظر کو اس میں حضرت میر درد کے وہ الفاظ پورے ہوتے نظر آئے جو آپ کی زبان سے نکلے ”اے اردو گھبرا نہیں تو فقیروں کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھلے پھولے گی تو پروان چڑھے گی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آرام کریں گے

بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی" (میخانۂ درد صفحہ 153)

اردو کا شجر زیبا اس وقت گلہائے رنگا رنگ سے لد گیا جب مہدیٔ دوراں امام زماں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی نے زبان اردو کو خدمت قرآن اور خدمت دین کے لئے منتخب کیا اور اس زبان کے اصل وارث دلی کے سید خاندان کے ولی کامل حضرت خواجہ میر دردؒ کے نواسے حضرت میر ناصر نواب کی صاحبزادی نصرت جہاں بیگم امام الزماں کے عقد میں آگئیں یہ علامت تھی اس بات کی کہ اب اردو زبان امام الزماں کی آغوش محبت میں ہی پروان چڑھے گی اور آپ کے متبعین ہی اس کے اصل وارث ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والوں میں دہلی کے وہ اہل علم و ادب بھی شامل ہوئے جو اپنے زمانے میں زبان اردو کی آبرو تھے۔ قلعۂ معلّٰی کی اردو جاننے والوں میں ایک نام ماسٹر محمد حسن خان آسان دہلوی کا بھی ہے جو دہلی کے اس علاقے کے باسی تھے جہاں اردو زبان و ادب کے نامور ادباء اور شعراء نے آنکھیں کھولیں اور جس علاقے کے در و دیوار نے امراءِ سلطنت اور اعیان حکومت کو بنتے اور بگڑتے دیکھا اور اسی علاقے نے اردو زبان کے کاکل و رخ کی زیبائی کو ملاحظہ کیا۔ ماسٹر محمد حسن خان آسان دہلوی کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آنے کا موقع کیا ملا کہ ان کی تو پشتوں کی زندگی سنور گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد عطا کی جس میں ایک نام جناب مسعود احمد دہلوی کا ہے۔

مسعود احمد خان جو زندگی کی نوے بہاریں دیکھ چکے ہیں آج ہمارے درمیان اپنے سفر حیات کی داستان لئے موجود ہیں 1920ء میں دہلی کے کوچۂ چیلاں میں پیدا ہوئے۔ گھر میں دینی تعلیم اور تربیت کا غلغلہ تھا، والد مہدی دوراں کے عاشق صادق اور والدہ احمدیت کی والہ و شیدا تھیں جن کی تربیت نے ہونہار بروا کو ایک خوبصورت شجر سایہ دار کا روپ دیا۔ گھر کی تعلیم کے بعد اپنی تعلیم کا آغاز ایک پرائمری سکول سے کیا۔ چار جماعتیں پڑھنے کے بعد دریا گنج دہلی کے اینگلو عربک سکول نمبر 2 میں داخل ہوئے اور جلد ہی اجمیری گیٹ دہلی کے اینگلو عربک سکول نمبر 1 میں داخل ہوگئے۔ دہلی یونیورسٹی سے بی اے اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ بہت سی سرکاری ملازمتوں کے بعد آپ کی زندگی میں وہ موڑ آیا جب آپ نے دنیاوی وجاہتوں اور نفس انسانی کی دنیا کی طرف کھینچنے والی طبعی جبلتوں سے منہ موڑ کر محض اپنے والد محترم کے حکم پر وقف زندگی کی بظاہر پُرخار لیکن دراصل حسین و جمیل وادیوں میں قدم رکھا اور آج تک اس وقف کی لذت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

میر درد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ "اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھلے پھولے گی تو پروان چڑھے گی ایک

"جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک قوم کی تکذیب سے دنیا پر عذاب آگیا بلکہ پرند چرند وغیرہ بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔ غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان کرتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے......"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷-۱۶۴)

زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آرام کریں گے'' تو وہ وقت آ چکا ہے اور سلطان القلم کے غلاموں نے نہ صرف یہ کہ گیسوئے اردو کو اپنا شانہ دیا بلکہ اس کے رخ کو زیبا تر کرتے چلے گئے۔ اس تناظر میں اگر میں شعر اردو کو دیکھوں تو مجھے امام الکلام سیدنا حضرت مسیح موعود، حضرت سیدنا محمود، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد، حضرت نواب مبارکہ بیگم، حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر، ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل، حضرت اکمل گولیکی، حضرت میر ناصر نواب، حضرت سید حامد شاہ نظر آتے ہیں اور جب نثر پر نظر ڈالوں تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے فیض نظر سے مستفاض حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول جیسے مختصر گو جن کے ایک مختصر جملے میں جہان معنی کھلتا نظر آتا ہے، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب جیسے صاحب عرفان کی قلم کے دھنی جنہوں نے سیرت مسیح موعود ضخامت میں مختصر لیکن جامع اور بہت بڑی کتاب تصنیف کی، شیخ یعقوب علی عرفانی الکبیر، حضرت مفتی محمد صادق صاحب جیسے منفرد رہوار قلم کے شہسوار اور صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جنہوں نے عین عنفوان شباب میں تشحیذ الاذہان جیسا علمی رسالہ نکال کر اہل علم سے داد و تحسین پائی اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد جیسے علوم انبیاء سے مستفاد قلم کار جن کی ایک ہی تصنیف سیرۃ خاتم النبیین رہتی دنیا تک سیرت پر کام کرنے والوں کو مہمیز کرتی رہے گی۔

غرض ایک فہرست ہے جس کے اگر نام ہی گننا چاہوں تو غالب کا یہ مصرعہ سامنے آ جائے۔

ع سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

سیف قلم کے وہ دھنی جو سلطان القلم کے جرنیل ٹھہرے ایک دو نہیں سینکڑوں بلکہ اب تو ہزاروں لاکھوں میں ہیں۔

قلم کی سیف ہاتھ میں تھامے ان شہسواروں کا یہ سلسلہ ایک روایت کی طرح چلتا چلا جا رہا ہے جب میں سوچتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ سیدنا حضرت احمد کی تحریروں نے تو ایک باغ خوش رنگ ترتیب دے دیا اور اس میں کھلنے والے گل ولالہ نے بستان اردو کو مہک سے بھر دیا۔ ان خوش رنگ پھولوں میں ایک گل خوش رنگ ہے مسعود احمد خان۔ آپ رہوار قلم کے ایسے شہسوار ہیں جنہوں نے احمدیہ اردو صحافت کے ساتھ ساتھ اپنے راہوار قلم کو اردو نثر کی خوبصورت وادیوں میں بھی خوب دوڑایا آپ کے مضامین اور رشحات قلم سلسلہ احمدیہ کے صاحب نظر لوگوں کی نظر خوش گزرے سے خوب گزرے اور داد و تحسین پائی۔ اگر تحریر میں دلی کی زبان کا چٹخارہ، اہل زبان کا محاورہ و روزمرہ اور اردوئے قادیان کی کوثر و تسنیم سے دھلی زبان کی پاکیزگی دیکھنا ہو تو جناب مسعود دہلوی کے مضامین کا مطالعہ آپ کے ذوق سلیم پر قطعاً بار نہ ہوگا اور اگر آپ کے پاس ورق گردانی کے لئے وقت کم ہو تو اس گرانی وقت کے زمانے میں کتاب کا سفر حیات کا مطالعہ آپ کو اردو کی چاشنی کے ساتھ ساتھ دین حق و احمدیت کی محبت، محمد عربی ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق، خلافت کے ساتھ والہانہ شیفتگی اور اپنے آدرشوں اور امنگوں کے ساتھ تکلیف اور مصائب میں ولولے اور حوصلے کے ساتھ جینے اور جڑے رہنے کی طاقت میسر کرے گا۔ یہ کتاب ہم ایسے بہتوں کو ان باتوں سے آشنا کرے گی جن سے ہم نا آشنا تھے۔

رپورٹ امتحانات روحانی خزائن جلد23

فیصلہ جات مرکزی مجلس شوریٰ 2010ء کے مطابق مطالعہ کیلئے کتب حضرت مسیح موعودؑ میں سے روحانی خزائن جلد 23 (چشمہ معرفت و پیغام صلح) مقرر کی گئی تھی۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اس کتاب کے امتحانات کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ یعنی صفحہ 1 تا 244 کا امتحان، صفحہ 245 تا 488 کا امتحان اور پھر پوری کتاب کا امتحان۔

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے پاکستان بھر کی مجالس اور اضلاع سے اس کتاب کی ڈیمانڈ منگوائی اور پھر اس کے مطابق نظارت اشاعت سے 3330 کتب خرید کر متعلقہ عہدیداران تک پہنچادی گئیں۔ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے پہلا پرچہ جو صفحہ 1 تا 244 یعنی نصف اوّل پر مشتمل تھا، مورخہ کیم اگست 2010ء کو شائع کیا گیا۔ قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے نظارت ہذا کی اجازت سے وہی پرچہ 22,000 ہزار کی تعداد میں شائع کروا کر پاکستان بھر کی مجالس اور اضلاع کو بھجوادیا۔ حل شدہ تمام پرچہ جات نظارت ہذا کو ہی بھجوائے گئے۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اس پرچہ کا نتیجہ مورخہ 8 نومبر 2010ء کو روزنامہ الفضل میں شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذیلی تنظیموں میں شرکت کے لحاظ سے مجلس انصاراللہ پاکستان اوّل قرار پائی۔ مجلس انصاراللہ پاکستان نے 779 مجالس کے 12,318 پرچہ جات نظارت ہذا کو بھجوائے۔ جو کہ ہماری کل مجالس کے 77.7% فیصد اور 48.4% فیصد انصار کے پرچے بنتے ہیں۔ نظارت ہذا نے اپنے نتیجہ میں 40 پوزیشن ہولڈرز کا نتیجہ شائع کیا۔ جن میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کے اراکین کی 24 پوزیشنز تھیں۔ جن میں سے 6 اوّل، 4 دوم، 5 سوم اور 9 چہارم پوزیشنز حاصل کیں۔

دوسرا پرچہ جو صفحہ 245 تا 488 یعنی نصف آخر پر مشتمل تھا، مورخہ کیم نومبر 2010ء کو روزنامہ الفضل میں شائع کیا۔ قیادت تعلیم نے یہ پرچہ بھی 22,000 ہزار کی تعداد میں شائع کروایا۔ اس پرچہ کا نتیجہ مورخہ 16/مارچ 2011ء کو شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوسرے پرچے میں بھی مجلس انصاراللہ پاکستان ذیلی تنظیموں میں اوّل قرار پائی۔ مجلس انصاراللہ پاکستان نے 849 مجالس کے 13,772 پرچہ جات نظارت ہذا کو بھجوائے۔ جو کہ ہماری 84.7% فیصد مجالس اور 54.1% فیصد انصار کے پرچے بنتے ہیں۔ 27 پوزیشن ہولڈرز میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کے اراکین کی 17 پوزیشنز تھیں۔ جن میں سے 6 اوّل، 7 دوم اور 4 سوم پوزیشنز حاصل کیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ نے حسب سابق نظارت ہذا کی اجازت سے فائنل پرچہ 22,000 ہزار کی تعداد میں چھپوا کر پاکستان بھر کی مجالس اور اضلاع کو بھجوادیا۔ فائنل پرچہ کا رزلٹ مورخہ کیم اپریل 2011ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ 50 پوزیشن ہولڈرز میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کے اراکین کی 33 پوزیشنز تھیں۔ جن میں سے 6 اوّل، 9 دوم اور 18 سوم پوزیشنز حاصل کیں۔ اس فائنل پرچہ میں 880 مجالس کے 14,859 انصار نے شرکت کی۔ جو کہ ہماری کل مجالس کا 87.4% فیصد بنتی ہیں اور اس میں 58.3% فیصد انصار کی شرکت رہی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی ان نمایاں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل اضلاع کی سو فیصد مجالس فائنل امتحان میں شامل ہوئیں۔

1- اسلام آباد
2- اٹک
3- بہاولنگر
4- بھکر
5- ٹوبہ ٹیک سنگھ
6- جھنگ
7- چکوال
8- حافظ آباد
9- خوشاب
10- ڈیرہ غازیخان
11- سرگودھا
12- ساہیوال
13- شیخوپورہ
14- ننکانہ
15- فیصل آباد
16- قصور
17- لاہور
18- لودھراں
19- مظفرگڑھ
20- منڈی بہاؤالدین
21- نارووال
22- بدین
23- حیدرآباد
24- سانگھڑ
25- عمرکوٹ
26- مٹھی۔تھرپارکر
27- لاڑکانہ
28- نوشہروفیروز
29- مردان
30- ہزارہ ڈویژن
31- کوٹلی AK
32- میرپور AK
33- کراچی
34- میانوالی

نمبر	امتحانات	منعقدہ	کل مجالس	شامل مجالس	فیصد	تجنید	شامل انصار	فیصد
1	روحانی خزائن جلد 23 (نصف اوّل)	یکم اگست 2010ء	1002	779	77.7%	25,444	12,318	48.4%
2	روحانی خزائن جلد 23 (نصف آخر)	یکم نومبر 2010ء	1002	849	84.7%	25,444	13,772	54.1%
3	روحانی خزائن جلد 23 (مکمل کتاب)	16 جنوری 2011ء	1006	880	87.4%	25,444	14,826	58.3%

دوران سال ان پرچہ جات کے حوالہ سے تقریباً 3000 خطوط ناظمین علاقہ واضلاع اور زعماء اعلیٰ کی خدمت میں تحریر کئے گئے جس میں ان کو مکمل تازہ ترین جائزہ بھی ساتھ ساتھ بھجوایا جاتا رہا۔اسی طرح سے SMS کے ذریعہ سے بھی یاددہانی کروائی جاتی رہی۔نظارت اصلاح وارشاد نے سال 2011ء کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب روحانی خزائن جلد 21 (براہین احمدیہ حصہ پنجم) کے مطالعہ اور پھر امتحانات کیلئے سکیم کا اعلان مورخہ یکم اپریل 2011ء کو روزنامہ الفضل میں شائع فرمادیا ہے۔ اس کے مطابق سرکلر تمام مجالس/اضلاع/علاقہ جات کو بھجوادیا گیا ہے۔انشاءاللہ اس پروگرام پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے گی۔امید ہے کہ مجلس انصاراللہ کے اراکین پہلے سے بھی بڑھ کر ان امتحانات میں شامل ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔آمین

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

نتیجہ امتحان "روحانی خزائن جلد 23" (صفحہ 245 تا 488)

"روحانی خزائن جلد 23" (**نصف آخر**) (صفحہ 245 تا 488) کے امتحان میں **849** مجالس کے **13,772** انصار نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذیلی تنظیموں میں شرکت کے لحاظ سے مجلس انصاراللہ پاکستان اوّل قرار پائی۔ درج ذیل انصار نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

اوّل: 99 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم منور احمد تنویر (دارالصدر شرقی ربوہ) مکرم ناصر احمد خان (دارالرحمت وسطی۔ ربوہ) مکرم شاہ محمد حامد گوندل (طاہر آباد جنوبی۔ ربوہ) مکرم ضیاء اللہ بٹر (بیت التوحید۔ لاہور) مکرم محمد الیاس بقاپوری (دہلی گیٹ۔ لاہور) مکرم ملک محمود احمد خان (ڈیرہ اسمٰعیل خان)

دوم: 98 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم عزیز احمد طاہر (ناصر آباد شرقی۔ ربوہ) مکرم محمد عثمان خان (ڈیفنس۔ کراچی) مکرم ڈاکٹر شوکت علی (اورنگی ٹاؤن۔ کراچی) مکرم رحمت علی ظہور (شالامار ٹاؤن۔ لاہور) مکرم محمد اشرف تارڑ (کولوتارڑ ضلع حافظ آباد) مکرم مرزا رفیق احمد (گلشن اقبال غربی۔ کراچی) مکرم اقبال حیدر یوسفی (گلشن جامی۔ کراچی)

سوم: 97 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم مبشر مجید باجوہ (دارالذکر۔ لاہور) مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ) مکرم توقیر احمد ملک (واہ کینٹ) مکرم بشارت احمد طاہر (کھاریاں)

نتیجہ امتحان فائنل پرچہ "روحانی خزائن جلد 23" (مکمل کتاب)

"روحانی خزائن جلد 23" کے فائنل امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے **880** مجالس کے **14,826** انصار نے شرکت کی۔ درج ذیل انصار نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے علم و عرفان میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

اوّل: 99 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم کمال دین (سلطانپورہ۔ لاہور) مکرم بشارت احمد طاہر (کھاریاں ضلع گجرات) مکرم منور احمد تنویر (دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ) مکرم عبدالمنان فیاض (اسلام آباد شرقی) مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ) مکرم شیخ عبدالرزاق (شالامار ٹاؤن۔ لاہور)

دوم: 98 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان (دارالرحمت وسطی، ربوہ) مکرم احمد حسین رانا (ننکانہ صاحب) مکرم چوہدری محمد لطیف انور (مغلپورہ۔ لاہور) مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید (فیصل ٹاؤن۔ لاہور) مکرم زاہد مسعود (دارالذکر۔ فیصل آباد) مکرم مجیب احمد قاسم (دارالفتوح شرقی۔ ربوہ) مکرم عبدالمنان محمود (نارتھ۔ کراچی) مکرم مبشر احمد (کھیوڑہ ضلع جہلم) مکرم ناصر احمد ڈوگر (ناصر آباد شرقی۔ ربوہ)

سوم: 97 نمبر حاصل کرنے والے انصار: مکرم چوہدری نصیر احمد وڑائچ (46 شمالی ضلع سرگودھا) مکرم ضیاء اللہ بُر (بیت التوحید، لاہور) مکرم رحمت علی ظہور (شالامار ٹاؤن۔ لاہور) مکرم محمد اشرف کاہلوں (دارالذکر۔ فیصل آباد) مکرم رفیع احمد طاہر (سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب) مکرم داؤد احمد شاکر (ننکانہ صاحب) مکرم طاہر مسعود ملک (سرگودھا شہر) مکرم نعیم احمد جاوید (گجرات شہر) مکرم میاں عبدالحفیظ (چک جھمرہ ضلع فیصل آباد) مکرم محمد یوسف بقاپوری (GHS ضلع اسلام آباد) مکرم ڈاکٹر شوکت علی (اورنگی ٹاؤن۔ کراچی) مکرم نعمت اللہ جاوید (قصور شہر) مکرم شعیب احمد ہاشمی (گلشن اقبال غربی۔ کراچی) مکرم حبیب احمد (دارالعلوم جنوبی احد۔ ربوہ) مکرم عبدالمالک (ماڈل کالونی۔ کراچی) مکرم ظفر اللہ خان (گلستان جوہر جنوبی۔ کراچی) مکرم سعید احمد ایاز (ننکانہ صاحب) مکرم قمر احمد طاہر (جہلم شہر)

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

اشاریہ ماہنامہ انصار اللہ ۲۰۱۰ء

جلد نمبر ۵۰ جنوری تا دسمبر ۲۰۱۰ء

﴿مرتبہ: مبشر احمد خالد صاحب نائب مدیر ماہنامہ انصار اللہ﴾

اداریے

جنوری: سال نو اور محاسبہ نفس
فروری: پیشگوئی حضرت مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں
مارچ: بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ
اپریل: نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
مئی: خلافت نعمت خداوندی
جون: باہم اتفاق و محبت، ایک نعمت الٰہی
جولائی: دارالذکر اور بیت النور کا المناک سانحہ
اگست: رمضان المبارک اور قبولیت دعا
ستمبر: حقیقی عید
اکتوبر: ماہنامہ انصار اللہ کے پچاس سال
نومبر، دسمبر:
شہدائے لاہور نمبر، وقت کی ضرورت اور مبارک کام
انصار اللہ کا پہلا اداریہ: اکتوبر: صفحہ: 13
(از مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی)

اخبار مجالس

جنوری	صفحہ: 34	مئی	صفحہ: 32
جون	صفحہ: 32	جولائی	صفحہ: 35
اگست	صفحہ: 38	ستمبر	صفحہ: 32
اکتوبر	صفحہ: 54		

ارشادات حضرت مسیح موعود و خلفاء

حضور انور کی مجلس عاملہ جرمنی کو ہدایات
فروری صفحہ: 11

صدر مجلس کے نام حضور انور کا خط
اپریل صفحہ: 7

خطاب حضور انور بر موقع اجتماع انصار اللہ UK 2009ء
مئی صفحہ: 6

خدا کی قدرت کا نظارہ
(حضرت مسیح موعود کا ایک خط) جون صفحہ: 4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا انصار اللہ سے خطاب
جون صفحہ: 6

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں
جولائی صفحہ: 4

لاکھوں مظفر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) جولائی صفحہ: 5

ارشادات حضرت مسیح موعود: اگست صفحہ: 4
ارشادات حضرت مسیح موعود: ستمبر صفحہ: 4
حضرت مصلح موعود کا ایک الہام: ستمبر صفحہ: 6
ارشادات حضرت مسیح موعود: اکتوبر صفحہ: 4
فرمان حضرت مسیح موعود: نومبر، دسمبر صفحہ: 5

پیغامات

انصار اللہ کی اشاعت کے ۵۰ سال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام اکتوبر صفحہ: 8

انصار اللہ کی اشاعت پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام
اکتوبر صفحہ: 12

انصار اللہ کی اشاعت کے ۵۰ سال پر صدر مجلس کا پیغام
اکتوبر صفحہ: 11

شہدائے لاہور نمبر کے لئے پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نومبر، دسمبر، صفحہ: 8

تاریخ

مجلس انصاراللہ کی مختصر تاریخ
اکتوبر، صفحہ: 28 (ازمکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب)
تاریخ ماہنامہ انصاراللہ: اکتوبر صفحہ: 28
(ازمکرم محمد محمود طاہر، مدیر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان)
۲۰ رستمبر ۱۹۴۸ء ربوہ کا افتتاح
ستمبر صفحہ: 16
(ازمکرم محمد محمود طاہر، مدیر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان)
ایک اونٹنی کی ہلاکت ایک قوم کی تباہی
جنوری صفحہ: 29 (ازمکرم راشد بلوچ صاحب)

تربیتی مضامین

عورتوں سے حسن سلوک کے متعلق حضرت مسیح موعود کے
ارشادات: جنوری صفحہ: 16
(مرتبہ: مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب لاہور)
سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت
مارچ صفحہ: 7 (ازمکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب)
کتب حضرت مسیح موعود اور ان کا مطالعہ کی اہمیت
مارچ صفحہ: 20
(ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب، مدیر ماہنامہ انصاراللہ)
تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں
جون صفحہ: 28 (ازہارون الرشید فرخ صاحب)
عیداور ہماری ذمہ داریاں: ستمبر صفحہ: 12
(ازمکرم حنیف احمد محمود صاحب)
دین کو دنیا پر مقدم کرنا: جنوری صفحہ: 9
(ازغلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ)

تقریبات

صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب
فروری صفحہ: 26
جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد
مارچ صفحہ: 25
سابق مدیر کے اعزاز میں الوداعی تقریب
مارچ صفحہ: 31
سابق صدر کے اعزاز میں تقریبات
مئی صفحہ: 16

جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے خطاب کا خلاصہ
فروری صفحہ: 12
جلسہ سالانہ قادیان اور اسکی روح پرور یادیں
فروری صفحہ: 19 (ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)
جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
اگست صفحہ: 30 (مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)
جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء
ستمبر صفحہ: 26 (ازمبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ)
جلسہ جوبلی ولوائے احمدیت
اکتوبر: صفحہ: 37 (صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)
جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور کا خطاب
(مورخہ 27/جون 2010ء)
نومبر، دسمبر صفحہ: 85

حسن کارکردگی

نتائج حسن کارکردگی واسناد وخوشنودی
اپریل صفحہ: 36
نتائج حسن کارکردگی امتحان "حقیقۃ الوحی"
جون صفحہ: 40

خلافت ،قدرت ثانیہ

قدرت ثانیہ کا دائمی وعدہ: مئی صفحہ: 4
خلیفہ خدا بناتا ہے: مئی صفحہ: 5

رمضان المبارک

رمضان المبارک کی اہمیت مسائل وبرکات
اگست صفحہ: 5
(ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ)
رمضان اور تلاوت قرآن کریم: اگست صفحہ: 14
(ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)

رمضان اور محاسبہ نفس : اگست صفحہ: 18
(ازمکرم حنیف احمد محمود صاحب)

رپورٹس

سالانہ سپورٹس ریلی 2010ء: اپریل صفحہ: 37
ریفریشر کورسز 2010ء: اپریل صفحہ: 42
احمدیہ بیوت الذکر لاہور پر سفاکانہ حملہ
جولائی صفحہ: 7 نومبر، دسمبر صفحہ: 43
(ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)

شہدائے احمدیت/سانحہ لاہور

سانحہ لاہور
انصار بھائیوں سے ضروری گزارش: جولائی صفحہ: 7
(ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ)
فہرست شہداء لاہور: جولائی صفحہ: 14
سانحہ لاہور عشق ووفا ایثار وقربانی کی داستان
جولائی صفحہ: 20 (ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)
سانحہ لاہور پر دانشوروں کی آراء: جولائی صفحہ: 27
سانحہ لاہور کی یاد میں: اگست: صفحہ: 28
(ازمکرم حبیب الرحمٰن صاحب وزیرآباد)

عرض حال

(ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ)
نومبر، دسمبر صفحہ: 10
شہدائے لاہور کا دلگداز تذکرہ خطبہ جمعہ 4/جون 2010ء
نومبر، دسمبر صفحہ: 13
شہدائے لاہور کا ذکر اور سیدنا بلال فنڈ
از خطبہ 11/جون 2010ء نومبر، دسمبر صفحہ: 42
رپورٹ سانحہ لاہور نومبر، دسمبر 2010ء
(رپورٹ: از مدیر ماہنامہ انصاراللہ)
محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی پریس نمائندگان سے گفتگو
نومبر، دسمبر صفحہ: 51
بیت النور میں جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے والے کی
داستان: نومبر، دسمبر صفحہ: 73
(از: اے۔الف باجوہ صاحب)
محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سے انٹرویو
نومبر، دسمبر صفحہ: 78 (محمد محمود طاہر صاحب)
فہرست شہداء لاہور: نومبر، دسمبر صفحہ: 38
سانحہ لاہور میں زخمی احباب کے اسماء
نومبر، دسمبر صفحہ: 233
فہرست شہداء عہد خلافت خامسہ
نومبر، دسمبر صفحہ: 235
احباب لاہور کا جذبہ خدمت ایثار:
نومبر، دسمبر صفحہ: 65 (مکرم منیر مسعود صاحب)

شخصیات/سیرت و سوانح

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر
جنوری صفحہ: 26 (از رانا مبارک احمد صاحب لاہور)
پیشگوئی مصلح موعود فروری صفحہ: 8
سیرت حضرت مسیح موعود ''مہمان نوازی''
مارچ صفحہ: 14 (ازمکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی احباب سے محبت
اپریل صفحہ: 14 (ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
مئی صفحہ: 15 (ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب)
مکرم شیخ مامون احمد صاحب کا ذکر خیر
مئی صفحہ: 29 (ازمکرم رانا مبارک احمد صاحب)
مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر
جون صفحہ: 32 (ازمکرم حنیف احمد محمود صاحب)

مدیران انصار اللہ کا تعارف

اکتوبر صفحہ: 34
(ازمکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ)

شذرات

ملکی اخبارات ورسائل سے انتخاب
اپریل صفحہ: 33 مئی صفحہ: 31
اگست صفحہ: 32 اکتوبر صفحہ: 50

علمی مضامین

خطبہ الہامیہ کا اعجازی نشان
اپریل صفحہ: 14 (از محمد طارق محمود صاحب)

روزنامہ پاکستان کے ایک مضمون پر تبصرہ
اپریل صفحہ: 20
(از مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)
معراج موسوی
مئی صفحہ: 23 (از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب)
چشمہ معرفت کے مضامین کی صداقت
جون: صفحہ: 15 (از مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)
قرآن کریم اور نظریہ لاشعور:
اگست صفحہ: 21 (از مکرم محمود احمد اشرف صاحب)
عیدالفطر کے مسائل اور برکات: ستمبر صفحہ: 10
(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)
اشکوں کے چراغ
ستمبر: صفحہ: 25 (ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب)
انگریز کی تعریف ستمبر صفحہ: 30
(از مکرم چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب)
حضرت مسیح موعود کا علم کلام اور اس کے اثرات
اکتوبر صفحہ: 16 (از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

قرار داد تعزیت

قرارداد تعزیت
برشہادت مکرم رانا محمد سلیم احمد صاحب: صفحہ: 34
قرار داد ہائے تعزیت بر موقع شہادت پروفیسر محمد یوسف صاحب لاہور اور مکرم سمیع اللہ صاحب سانگھڑ
اپریل: صفحہ: 45

کانفرنس

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی پریس نمائندگان سے گفتگو
نومبر، دسمبر صفحہ: 49
ترجمان جماعت احمدیہ کی پریس کانفرنس
نومبر، دسمبر صفحہ: 51

منظومات

نعت خلافت مئی: صفحہ: 21
(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب)
فیضان خلافت مئی: صفحہ: 28
(از مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)
غزلیں جون: صفحہ: 38
(از مظفر عارفی و مرزا محمد افضل صاحب کینیڈا)
ہم پہ ٹوٹا دفعتہً کوہ گراں یا رب مدد
جولائی صفحہ: 18 (از مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)
نظمیں: اگست: صفحہ: 29
(از مکرم طاہر محمود احمد صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)
خیال: ستمبر صفحہ: 22
(از: صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ)
نظم ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو کے غم
نومبر، دسمبر صفحہ: 64 (از مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)
گلشن احمد کو مہکاتی ہے خوشبو کے شہید
نومبر، دسمبر صفحہ: 71
(از: صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ)
سر نیزوں پہ رکھے ہوں جیسے
نومبر، دسمبر صفحہ: 167 (ابن کریم صاحب)
یہ کربلا ئی نہیں جولائی: صفحہ: 26
نومبر، دسمبر: صفحہ: 188 (سید اسرار احمد توقیر صاحب)

مشاورت/شوریٰ

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی پابندی کریں
جولائی صفحہ: 39، اگست: صفحہ: 40
(از مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مقابلہ جات کے اعلانات

نتائج آل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی 09-2008ء
اپریل صفحہ: 46

نتائج امتحانات انصار اللہ

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم
مارچ صفحہ: 36
نتائج آل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی 09-2008ء
اپریل صفحہ: 46
نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم 2010ء
ستمبر صفحہ: 38 (از قیادت تعلیم)

اخبار مجالس

﴿ قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان ﴾

ریفریشر کورسز

ضلعی و علاقائی عہدیداران پنجاب: قیادت تربیت نومبائعین کے تحت مورخہ 20 فروری 2011ء کو نائب ناظمین تربیت نومبائعین علاقہ و اضلاع پنجاب کا پہلا ریفریشر کورس بمقام ایوان ناصر منعقد ہوا۔ اجلاس میں مکرم نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (صدر مجلس) نے بھی شرکت فرمائی۔ حاضری 33 رہی۔

زعامت علیاء دارالنور فیصل آباد: مورخہ 1 / اپریل کو دارالنور فیصل آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم شکیل احمد قریشی صاحب اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے شرکت کی۔ دورانیہ تقریباً 2 گھنٹے تھا۔ کل حاضری 30 تھی۔

زعامت علیاء النور کراچی: مورخہ 14 / مارچ کو دواعیان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ 15 انصار نے شرکت کی۔

نظامت ضلع بھاولنگر: مورخہ 8 / اپریل نظامت ضلع بہاولنگر کے عہدیداران کا ریفریشر کورس چک 166 مراد میں منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم چوہدری عطاءالرحمٰن محمود صاحب (قائد عمومی) اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب (ایڈیٹر انصاراللہ) نے شرکت کی۔ کل حاضری 55 تھی۔

نظامت ضلع خوشاب: مورخہ 18 / مارچ 2011ء نظامت ضلع خوشاب کے عہدیداران اصلاح وارشاد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم شکیل احمد قریشی صاحب، مکرم جاوید احمد صاحب اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے شرکت کی۔ کل حاضری 49 تھی۔

نظامت ضلع گجرات: مورخہ 20 / مارچ 2011ء کو کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم مظفر احمد وڑائچ صاحب، مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب اور مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی۔ کل حاضری ممبران عاملہ + عہدیداران اصلاح وارشاد 30 تھی۔

نظامت ضلع گوجرانوالہ: ماہ مارچ میں نظامت ضلع گوجرانوالہ کی 7 مجالس کے ریفریشر کورسز ہوئے: کھیوے والی مورخہ 25 / مارچ، منصور والی و احسن آباد یکم اپریل، بھڑی شاہ رحمان 13 / اپریل، گرمولہ ورکاں 18 / مارچ، ٹکوڈی موسیٰ خان و چک پٹھان مورخہ 25 / مارچ کو ہوا اس طرح سب مجالس میں کل حاضری 74 رہی۔

نظامت ضلع میرپور آزاد کشمیر: **مورخہ یکم اپریل** کو ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم مظفر احمد وڑائچ صاحب اور مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی۔ کل حاضری 12 تھی۔ بعد ازاں مجلس میرا ابجڑکا کی عاملہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور اصلاح وارشاد کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا۔ اس کی حاضری 15 تھی۔ **مورخہ 02 / اپریل** کو مجلس میرا ابجڑکا کا اجلاس عام ہوا۔ کل حاضری 55 تھی۔

نظامت ضلع کوٹلی آزاد کشمیر: **مورخہ یکم اپریل** کو زعماء مجالس، نائب زعماء، اصلاح وارشاد اور ضلعی عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم چوہدری عطاءالرحمٰن محمود صاحب اور پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب نے تفصیلی ہدایات دیں۔ مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔ حاضری 25 رہی۔

نظامت ضلع سرگودھا: مورخہ 2 / اپریل کو نظامت ضلع سرگودھا کے عہدیداران کا ریفریشر کورس دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں منعقد ہوا۔ قائدین کرام نے ہدایات دیں۔ کل حاضری 59 تھی۔

ضلع خوشاب: مورخہ 3 / اپریل کو ضلعی عہدیداران و زعماء مجالس ضلع خوشاب کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ کل حاضری 35 تھی۔ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم چوہدری عطاءالرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی نے شرکت کی۔

زعامت علیاء ربوہ: **مورخہ 5 / اپریل** کو بعد نماز مغرب زعامت علیاء ربوہ کا ریفریشر کورس دفتر انصاراللہ مقامی ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس

میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی نے شرکت فرمائی اور تمام شعبوں کے بارے میں تفصیل سے ہدایات دیں۔ ریفریشر کورس میں مجلس عاملہ ربوہ کے عہدیداران نے شرکت کی۔

نظامت ضلع نارووال: مورخہ 6/اپریل کو عہدیداران مجالس و ضلع عاملہ ضلع نارووال کا سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (صدر مجلس) نے شرکت فرمائی۔ کل حاضری 36 تھی۔

نظامت ضلع وہاڑی: مورخہ 8/اپریل کو وہاڑی شہر میں ضلعی عہدیداران و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس ہوا مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب اور مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب شریک ہوئے حاضری 30 رہی۔

نظامت ضلع حافظ آباد: مورخہ 11/اپریل کو ضلع حافظ آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (صدر مجلس) مکرم مظفر احمد درانی صاحب اور مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے شرکت فرمائی۔ کل حاضری 64 تھی۔

میڈیکل کیمپس

نظامت ضلع اسلام آباد: فروری 2011ء میں بمقام طاہر ڈسپنسری بیت الذکر میں کل 17 میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔

زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی: **ماہ فروری** میں مختلف مقامات پر 4 میڈیکل کیمپس لگائے۔ مجموعی طور پر 827 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ 78 مریضوں کو انفرادی طور پر ادویات دی گئیں۔ اور اسی طرح **ماہ مارچ** میں مختلف مقامات پر 4 فری میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر کل 857 مریضوں کو ادویات فراہم کی گئیں۔

زعامت علیاء دارالنور فیصل آباد: **ماہ فروری میں** 5 میڈیکل مختلف مقامات پر لگائے گئے مجموعی طور پر 230 افراد کو ادویات دی گئیں اندازاً خرچ 3200 روپے ہوا۔ **ماہ مارچ میں** کل 5 میڈیکل کیمپ مختلف مقامات پر لگائے۔ کل 195 افراد کو ادویات دی گئیں۔

زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد 13/فروری کو ایک فری میڈیکل کیمپ (بلڈ شوگر و ہیپاٹائٹس چیک اپ) بمقام (فیصل لیبارٹری اکبر آباد چوک بالمقابل الائیڈ ہسپتال فیصل آباد) لگایا گیا۔ کل 20 مریضوں نے بلڈ پریشر جب کہ 10 مریضوں نے ہیپاٹائٹس چیک کروایا جس کی رپورٹ انہیں فراہم کی گئی اس کی مجموعی طور پر کل 30 مریضوں نے استفادہ کیا۔

زعامت علیاء واہ کینٹ: 24/فروری کو 10 افراد کا مفت معائنہ کیا گیا اور 15 افراد کے مفت میڈیکل ٹیسٹ کئے گئے اور مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

قیادت ایثار: مورخہ 31/مارچ اور 01/اپریل 2011ء کو مجلس انصار اللہ نے ضلع نارووال میں میڈیکل کیمپ لگایا۔ 1100 سے زائد مریضوں کو فری ادویات دی گئیں۔ کیمپ کی ٹیم 6 افراد پر مشتمل تھی۔ نگران مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب تھے۔ مورخہ 24/فروری کو مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا پروگرام بنایا گیا جو کہ مورخہ 2/مارچ تک جاری رہا۔ اس دوران **راجن پور، تکھر، ڈیرہ غازی خان،** اور **مظفر گڑھ** کی مختلف جگہوں پر 9 میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ ٹیم کے نگران مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار تھے علاوہ ازیں ٹیم میں 2 ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب اور 2 ڈسپنسر اور نبیل احمد صاحب اور ظفر احمد صاحب شامل تھے دوران کیمپس 4172 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور ادویات دی گئیں۔ **ضلع خوشاب:** **مورخہ 18/فروری** کو مجلس انصار اللہ پاکستان نے کھائی مجوکہ ضلع خوشاب میں میڈیکل کیمپ لگایا۔ کیمپ کے نگران مکرم شاہد احمد سعدی صاحب تھے۔ دوران کیمپ 900 سے زائد مریضان کا معائنہ کیا گیا اور ادویات فراہم کی گئی۔

زعامت علیاء دارالحمد فیصل آباد: 18/فروری کو مکرم محمد حنیف ڈوگر صاحب کے ذریعے مظفر کالونی میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ 50 مریضان کو مفت ادویات دی گئیں۔

ضلع فیصل آباد: ماہ فروری 2011ء میں شعبہ ایثار کے تحت 4 میڈیکل کیمپس لگائے۔ جن میں سے مورخہ 4/ فروری کو **219 ر ب گٹھ اسکو** (مریض: 178) مورخہ 11/ فروری کو **چک نمبر 84 گ ب** (مریض: 54)، مورخہ 18/ فروری کو **کھرڑیانوالہ** (مریض: 66)، مورخہ 25/ فروری کو **واڑی** (مریض: 366) اس طرح کل 664 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

نظامت ضلع حافظ آباد: ماہ مارچ میں نظامت ضلع حافظ آباد کے تحت 2 فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا۔ 136 مریض چیک کئے۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاہور: دوران ماہ 3 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں مجموعی طور پر 332 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور ادویات فراہم کی گئیں۔

ذہانت و صحت جسمانی صف دوم

زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور: مورخہ 13/ مارچ کو زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور نے بمقام حاجی کوٹ بر لب نہر پکنک کا پروگرام منعقد کیا۔ سب انصار کھانا گھر سے پکوا کر لائے تھے۔ سب نے چہل قدمی کی بعد میں کلوخمیجا میں شریک ہوئے۔ بعد میں 4.3 کلومیٹر کا فاصلہ سب انصار نے پیدل طے کیا، اس کے بعد مجلس ارشاد منعقد کی۔ پکنک کا دورانیہ قریباً اڑھائی گھنٹے تھا۔ 16 انصار نے شرکت کی۔

زعامت علیاء دارالذکر فیصل آباد: مورخہ 20/ مارچ کو زعامت علیاء دارالذکر فیصل آباد نے ایک پکنک پروگرام بمقام گٹ والا پارک فیصل آباد میں منعقد کیا۔ دوران پکنک مقابلہ کلائی پکڑنا کروایا گیا۔ نیز علمی موضوعات پر لیکچرز دیے گئے۔ حاضری 30 انصار رہی۔

زعامت علیاء واہ کینٹ: مورخہ 23/ مارچ 2011ء کو زعامت علیاء واہ کینٹ کے تحت 1/2 گھنٹے کی سیر کا پروگرام ہوا۔ اس میں 25 انصار نے شرکت کی۔ بعد ازاں کلوخمیجا کیا گیا۔

زعامت علیاء مارٹن روڈ کراچی: مورخہ 27/ مارچ کو پکنک کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس میں 2 کھیلوں کے پروگرام بھی رکھے گئے۔ (بال تھرو، 100 میٹر دوڑ) کل حاضری 16 انصار تھی۔ بعد ازاں ناشتہ پیش کیا گیا۔ دورانیہ 2 گھنٹے تھا۔

زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی: مورخہ 27 مارچ کو زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی نے سائیکل سفر منعقد کیا۔ قریباً ساڑھے چار کلومیٹر فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا گیا۔ کل 36 انصار نے شرکت کی۔

زعامت علیاء محمود آباد کراچی: مورخہ 27/ مارچ کو سائیکل سفر کیا جس میں کل 13 انصار نے شرکت کی۔

وقار عمل

زعامت علیاء دارالحمد فیصل آباد: مورخہ 13/ فروری کو وقار عمل ہوا جس میں اپنی بیت الذکر کی صفائی کی گئی وقار عمل کل 4 حلقوں میں منعقد ہوا۔ کل حاضری 41 تھی۔

زعامت علیاء ملتان شرقی: مورخہ 13/ فروری کو قبرستان کی صفائی کی گئی۔ کل حاضری 15 تھی۔

کریم نگر فیصل آباد: 16/ فروری کو مثالی وقار عمل منعقد کیا گیا۔ دوران وقار عمل کل حاضری 42 تھی۔ وقار عمل کے دوران 30 قبروں پر مٹی ڈال کر ان کو درست کیا گیا۔ دورانیہ 45 منٹ تھا۔

زعامت علیاء دارالنور فیصل آباد: مورخہ 13/ فروری کو قبرستان کی نالیوں وغیرہ کی صفائی کی گئی۔ کل حاضری 18 تھی۔

مورخہ 20/ اپریل کو بمقام گھوکھووال قبرستان میں وقار عمل ہوا۔ جس میں قبرستان میں موجود کھالوں کی صفائی کی گئی۔ حاضری 24 انصار تھی۔

زعامت علیاء طاہر بلاک لاہور: مورخہ 20/ فروری کو نماز سنٹر کی صفائی کی گئی کل حاضری 12 رہی۔

زعامت علیاء واہ کینٹ: 24/ فروری کو 2 حلقوں کے نماز سنٹرز میں وقار عمل کیا گیا۔ کل حاضری 21 رہی۔ 31/ مارچ کو مقامی بیت الحمود میں وقار عمل کیا گیا۔ جس میں بیت الذکر کی صفائی کی گئی اور لان میں سے گھاس وغیرہ کاٹی گئی۔ حاضری 20 انصار تھی۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاہور: مورخہ 25/فروری کو انفرادی وقارعمل ہوا۔ مجموعی حاضری 74 رہی۔

زعامت علیاء النور کراچی: مورخہ 27/فروری کو وقارعمل کیا گیا۔ کل 10 انصار نے شرکت کی دوران وقارعمل (بیت الذکر) کے اندر اور باہر دونوں اطراف کے فٹ پاتھ صاف کئے وقارعمل کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ اور تیس منٹ تھا۔

نظامت ضلع گوجرانوالہ: ماہ مارچ میں کل 8 وقارعمل مختلف مجالس میں کیے گئے۔

زعامت علیاء اورنگی ٹاؤن کراچی: مورخہ 27/فروری کو نمازسنٹر کی صفائی کی گئی جھاڑیاں کاٹی گئیں۔ کل حاضری 21 تھی۔

زعامت علیاء مارٹن روڈ کراچی: مورخہ 27/فروری کو وقارعمل ہوا۔ جس میں روڈ اور فٹ پاتھ کی صفائی کی گئی کل حاضری 13 رہی۔

زعامت علیاء گلزار ھجری کراچی: مورخہ 27/فروری کو کنیز فاطمہ پارک کی صفائی کی گئی اور کل حاضری 27 رہی۔

زعامت علیاء رفاہ عام کراچی: مورخہ 28/فروری کو وقارعمل منعقد ہوا۔ حاضری 23 انصار رہی۔

زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی: مورخہ 4/مارچ کو اجتماعی وقارعمل ہوا۔ حاضری انصار 31 رہی۔

زعامت علیاء محمود آباد کراچی: مورخہ 27/فروری کو وقارعمل ہوا۔ دورانیہ ایک گھنٹہ اور تیس منٹ رہا۔ کل حاضری 21 انصار رہی اور ایک غیر از جماعت دوست نے بھی شرکت کی۔

اجلاسات اور میٹنگز

ضلع سیالکوٹ: مجلس تلعہ کالروالا نے جلسہ یوم مصلح موعود اور جلسہ یوم مسیح موعود بالترتیب 19/فروری اور 22/اپریل کو منعقد کیے۔

نظامت ضلع حافظ آباد: مورخہ 11-03-18 کو نظامت ضلع حافظ آباد کی مجلس پریم کوٹ میں تیسرا سالانہ عظمت قرآن سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں کل 14 مجالس سے 97 انصار نے شرکت کی۔

زعامت علیاء واہ کینٹ: مورخہ 11-03-23 کو یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ کل حاضری 25 انصار تھی۔

ضلع فیصل آباد: مورخہ 13/اپریل کو ضلع فیصل آباد کی 2 مجالس (کھرڑیانوالہ، گھسیٹ پورہ) میں متبادل تربیتی اجتماعات ہوئے۔ مرکز سے مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے شرکت کی۔ حاضری بالترتیب 50-48 رہی۔ بعدازاں زعامت علیاء دارالنور فیصل آباد کے ممبران عاملہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

زعامت علیاء ربوہ: **مورخہ 16/مارچ** کو مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (زعیم اعلیٰ ربوہ) نے کی۔ جس میں کل حاضری 80 سے زائد تھی۔ مکرم مبشر محمود صاحب اور مکرم خالد احمد بلوچ صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدازاں حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ **مورخہ 30/مارچ** کو سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا جلسہ منعقد کیا۔ مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب اور مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے تقریر کی۔ کل حاضری 80 تھی۔

ضلع خانیوال: مورخہ 20/فروری کو مجلس انصاراللہ خانیوال شہر نے جلسہ یوم مصلح موعود منایا جس میں حاضری 14 رہی۔

زعامت علیاء محمود آباد کراچی: مورخہ 23/اپریل کو جلسہ یوم مسیح موعود و تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ حاضری 25 رہی۔

تصحیح: ماہ اپریل کے شمارہ میں انتظامیہ سپورٹس ریلی 2011ء میں مکرم منیر احمد بسمل صاحب (منتظم سمعی و بصری) کا نام سہواً طبع نہیں ہوسکا تھا۔ ریکارڈ کی درستی کے لئے تحریر کیا جارہا ہے۔ ﴿ادارہ﴾

انعامات مقابلہ مقالہ نویسی 2009-10ء

زیر انتظام انصار اللہ پاکستان

انصار اللہ

اوّل

دوم

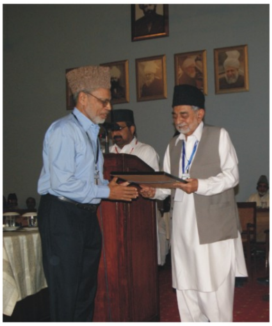
سوم

خدام الاحمدیہ

اوّل

دوم

سوم

اطفال الاحمدیہ

اوّل

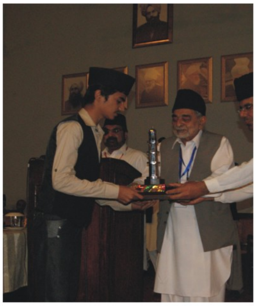
دوم

سوم

مقالہ نویسی میں
پوزیشن حاصل کرنے
والوں کا
محترم ناظر صاحب اعلیٰ
کے ساتھ گروپ فوٹو

Monthly **ANSARULLAH**

May 2011

Regd.# MB/FD-8/FR

EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir

Ph:0476-6212982Fax:0476-6214631Cell:0336:7700250(C.Nagar:35460)Email:ansarullahpakistan@gmail.com

قدرت ثانیہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے''۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ:۳۰۶)